مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

روزے کا مقصد/ تقویٰ

قولہ تعالیٰ: یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون. (البقرۃ) ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فرضیت اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کیلئے رکے رہنا۔ یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کیلئے بہت اہم ہے اس لئے اس عبادت کو پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ کا معنیٰ بچنے کے ہیں یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیرؒ نے عربی شاعر ابن المعتز کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے۔

خل الذنوب صغيرها وكبيرها ذاك التقىٰ
واصنع كماشئ فوق ارض الشوك يحذر ما يرى
لاتحقرن صغيرة ان الجبال من الحصى (تفسیر ابن کثیر ۱/ ۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے صغیرہ گناہوں کو بھی ہلکا نہ جانو۔ (دیکھئے) پہاڑ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور فلسفہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے۔ ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والارض ...... الخ یعنی اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کھول دیتے (آیت: ۹۶)

اور سورۃ الطلاق میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ۔ جو شخص اللہ سے ڈر جاتا ہے اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت اور پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتا دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہوں سے روزی اور رزق دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اور تقویٰ سے انسان کو پریشانیوں اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔ اور اگر انسان روزہ رکھنے کے باوجود تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ کو انسان کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صرف کھانے پینے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ماہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پر نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس مبارک خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی دولت نصیب فرمائے (آمین)

يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر، جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه، وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المومن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شئ، قلنا يا رسول الله ﷺ ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله ﷺ يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوض شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفرله واعتقه من النار (رواہ البیہقی فی شعب الایمان/ مشکوٰۃ المصابیح ج۱ ص۱۷۳)

ترجمہ: اے لوگو تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا ماہ مبارک ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو کوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کیلئے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا اسے باقی دنوں میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا اسے عام دنوں میں ستر (۷۰) فرائض ادا کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو اس ماہ مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے اسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے اس کی گردن آزاد ہوگی۔ اور روزہ دار کا ثواب کم کئے بغیر افطاری کرانے والے کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ ہم (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کروانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھجور، پانی یا دودھ کے ایک گھونٹ سے افطار کروائے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا۔ البتہ جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا کہ دخول جنت تک اسے پیاس نہ لگے گی۔ ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے اور جو کوئی اس ماہ میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور آگ کے عذاب سے اسے آزاد کرے گا۔